کارروائی

جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء

منعقدہ

۱۹ جمادی الاوّل ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۶۷ء

بمقام

دارالعلوم ندوۃ العلماء

لکھنؤ

کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۱۹ر جمادی الاول ۱۳۸۷ھ

مطابق

۲۷ر اگست ۱۹۶۷ء روز یکشنبہ بوقت ۵½ بجے بعد نماز عصر

بمقام

دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حاضرین جلسہ

مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء، مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، مولانا محمد اویس صاحب نگرامی ندوی، سید اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ، شفاء الملک مولوی حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب، مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی، الحاج منت اللہ صاحب لاری، مولانا محب اللہ صاحب لاری ندوی۔

بتحریک مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی ناظم ندوۃ العلماء و تائید مولانا محمد اویس صاحب نگرامی ندوی باتفاق جلسہ مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی اس جلسہ کے صدر منتخب ہوئے

۱۔ کارروائی جلسہ انتظامیہ ندوۃ العلماء منعقدہ ۱۳ر شعبان ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۷ر نومبر ۱۹۶۶ء حسب دفعہ ۳۷ "ی" دستور العمل ندوۃ العلماء بغرض تصدیق پیش ہوئی جس کی تصدیق کی گئی۔

۲۔ مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کے اس جلسہ میں تمام ارکان نے جناب ڈاکٹر عبدالباسط صاحب رکن انتظامی ندوۃ العلماء، جناب مولانا حبیب الزماں خاں صاحب ندوی رکن انتظامی ندوۃ العلماء، جناب قاضی احمد حسین صاحب ناظم امارت شرعیہ رکن انتظامی ندوۃ العلماء، جناب سیٹھ حاجی احمد غریب صاحب رکن انتظامی ندوۃ العلماء، جناب ایم نذیر حسین صاحب رکن انتظامی ندوۃ العلماء اور جناب حکیم الدین صاحب ایڈوکیٹ مشیر قانونی ندوۃ العلماء کے انتقال پر ملال پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار کیا، اُن کے لئے دُعائے مغفرت کی اور حسب ذیل تجویز تعزیت اتفاق رائے سے منظور ہوئی اور طے پایا کہ تجویز کی نقل پسماندگان کو بھیجی جاوے۔

(تجویز) —— ندوۃ العلماء کی مجلس انتظامی اپنے پانچ ارکین "جناب ڈاکٹر عبدالباسط صاحب (حیدرآباد) جناب مولانا حبیب الزماں خاں صاحب ندوی (شاہجہاں پور) جناب قاضی احمد حسین صاحب ناظم امارت شرعیہ (پٹنہ)

جناب سیٹھ حاجی احمد غریب صاحب (بمبئی) اور جناب ایم نذیر حسین صاحب (مدراس) کے انتقال پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتی ہے۔ ملا عبدالباسط صاحب مرحوم اور مولانا حبیب الزماں خاں صاحب مرحوم ہماری مجلس کے قدیم ترین اراکین میں سے تھے ان کا تعلق رکنیت سے ۱۹۳۲ء سے تھا۔ اتنے قدیم اور مستقل ہمدردوں سے محرومی معمولی نقصان نہیں ہے۔ قاضی احمد حسین صاحب مرحوم ۱۹۵۲ء میں رکن منتخب ہوگئے تھے، ایم نذیر حسین صاحب مرحوم اور حاجی احمد غریب صاحب مرحوم ۱۹۵۹ء میں ہماری مجلس کے رکن منتخب ہوئے۔ ندوۃ العلماء کو ان دونوں حضرات کا تعاون خصوصی حاصل تھا۔ بالخصوص حاجی احمد غریب صاحب رکنیت سے پہلے اور بعد کو بھی اپنے حلقہ میں گویا ندوہ کے ایک بہترین نمائندہ کا فرض انجام دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

اسی سلسلے میں ہم کو شہر لکھنؤ کے مشہور وکیل جناب محمد حکیم الدین صاحب کے سانحہ ارتحال پر بھی تعزیت کرنا ہے، مرحوم گو ہماری مجلس کے رکن نہ تھے لیکن ندوۃ العلماء کے قانونی معاملات میں وہ مشیر خصوصی تھے اور ندوہ نے مرحوم کے مشوروں سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

رپورٹ مندرجۂ ذیل مرتبہ ناظم صاحب ندوۃ العلماء پڑھ کر سنائی گئی جسے جلسے نے سراہا اور مذکورہ رپورٹ کی منظوری دی۔

رپورٹ

حضرات اراکین مجلس انتظامی ندوۃ العلماء!

میں ندوۃ العلماء اور مجلس انتظامیہ کی طرف سے آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں، ادھر چند سالوں سے یہ معمول رہا کہ اس موقع پر آپ کی خدمت میں ندوۃ العلماء سے متعلق مسائل ومشکلات پر اپنے ناچیز خیالات اور دارالعلوم کی ترقیات وتغیرات کا ایک جائزہ پیش کرتا رہا ہوں۔ اس مرتبہ کوئی ایسی چیز مرتب نہیں ہے، مجھے شدید مصروفیت اور بعض خاص حالات کی بناء پر اس کا موقع بھی نہیں ملا۔ اور کوئی ایسے اہم واقعات یا قابل ذکر تبدیلیاں بھی نہیں پیش آئیں جن سے آپ حضرات کو مطلع کرنا ضروری ہو یا جن سے آپ کی مسرت میں اضافہ ہو، کام ایک ڈھرے پر چل رہا ہے اس میں نہ کوئی خاص ترقی ہے نہ کوئی قابل ذکر تنزل۔ موجودہ عصر کے مزاج وذہن اور مسائل وحقائق کا سایہ زندگی کے ہر شعبہ پر ہے، ہمارے دینی مراکز اور تعلیمی ادارے بھی اس سے آزاد نہیں، زندگی سے قرب وبُعد کے پیمانے کے مطابق وہ بھی اس سے متاثر ہیں، اخلاص، نگاہ وذہن کی یکسوئی، مقصدیت، استعداد وصلاحیت کی کمی ہر شعبہ میں نمایاں ہے، اس کے مقابلے میں ذہنی انتشار، فکر ونظر کی پراگندگی، عجلت پسندی اور علم وعمل کی خامی ہر ہر قدم پر محسوس ہوتی ہے۔ ہمارے مدارس اس سے مستثنیٰ نہیں بلکہ وہ اس کا ایک عبرت انگیز نمونہ ہیں، قحط الرجال کا عمومی مرض ہے اور دنیا کی تمام ملتیں شکار ہیں لیکن ہماری ملت خاص طور پر اس کا نشانہ ہے، جس شعبہ اور ادارہ میں دیکھئے مردانِ کار کا

کی کمی اور ذمہ داری قبول کرنے والوں اور اس سے صحیح طور پر عہدہ برآ ہونے والوں کا قحط نظر آتا ہے پھر زندگی کی مصروفیتیں اور شخصی مجبوریاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ جس اجتماعی کام کا بار جس کے کاندھوں پر پڑ جائے اس کا اس سے سبکدوش ہونا آسان نہیں ہوتا آپ حضرات کو علم ہے کہ میں کئی سال سے اپنے مختلف عوارض، صحت کی مسلسل خرابی، اس کی روز افزوں کمزوری اور طبیعت کی افسردگی کی بناء پر ندوۃ العلماء کی نظامت کے بارے سبکدوش کئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتا رہا ہوں مجلس انتظامیہ کی گذشتہ دو مجلسوں میں بے مسلسل اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ اس پیچیدہ اور نازک دور میں ندوۃ العلماء کی جیسی وسیع اور ترقی پذیر تحریک کے لئے اور دار العلوم جیسے عظیم ادارہ کی ذمہ داری کے لئے جن صلاحیتوں، جس جذبۂ عمل، عزم و حوصلہ اور صحت و توانائی کی ضرورت ہے اس کی پہلے بھی مجھ میں کمی تھی اور اب تو خرابیٔ صحت کی بناء پر ان میں بیّن انحطاط پیدا ہو گیا ہے اور میرے لئے روزمرہ کا کام کرنا بھی دشوار ہوتا جا رہا ہے اسی بناء پر میرا مخلصانہ مشورہ تو یہ تھا کہ اس اہم کام کے لئے کسی موزوں شخصیت کا انتخاب کیا جاتا اور کوئی خدا کا بندہ آگے بڑھ کر اس کام کو اٹھا لیتا۔ میں اپنی طبیعت کی ساری افسردگی اور اپنے عوارض و تعوقیت کی ناکامی یا ناتمامی کے باوجود ایک لمحہ کے لئے بھی اس کا تصور نہیں کر سکتا کہ چودھویں صدی ہجری کے بہترین علمی و دینی طبقے کی بہترین صلاحیتوں اور محنتوں کے اس نتیجہ اور سرمایہ کو ایسی حالت میں خطرہ میں ڈالا جائے کہ اس کی ضرورت پہلے سے بڑھ چکی ہو اور اس کا بدل کہیں دور دور نظر نہ آتا ہو اسی تعلق و وابستگی نے مجھے آپ حضرات کے مشورہ اور اتفاق اور اپنے ذاتی اطمینان کے بغیر کوئی ایسا قدم اٹھانے سے باز رکھا جس سے یہ تحریک اور یہ ادارہ کسی انتشار میں مبتلا ہو جائے یا کسی خطرے سے دوچار ہو لیکن جب میں اپنی بصارت کی کمزوری اور صحت کی خرابی سے زیادہ مجبور ہوا تو میں نے یہ تجویز پیش کی کہ نائب ناظم کے اس عہدہ کا احیا کیا جائے جو نظامت کے بعض بعض دوروں میں رہا ہے اس کے لئے مجھے ایک ایسے شخص کی خدمات کی ضرورت تھی جو میرا خوبی کے ساتھ ہاتھ بٹا سکے جس کو مجھ سے پوری مناسبت ہو، انتظامات اور مسائل سے واقفیت بھی ہو اور ندوہ اور دار العلوم سے پوری محبت اور اس کی ترقی کی دل سے لگن اور فکر بھی ہو، ان خصوصیات کی بناء پر میری نظر مولوی معین اللہ صاحب ندوی پر پڑی جو ندوۃ العلماء کی توسیع و ترقی کے کام میں تقریباً دس برس سے میرے رفیق ہیں اور جن کی دلسوزی، سچی خیر خواہی، ندوۃ العلماء کے کاموں کے ساتھ غیر معمولی شغف و انہماک کا مجھے عملی تجربہ ہے جن کا خلوص اور فہم کم سے کم میرے دور خدمت میں تمام جزئیات و کلیات میں میرا مشیر و معاون رہا ہے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دور اول کو چھوڑ کر دار العلوم کے کسی فرزند سے دار العلوم کو وہ نفع نہیں پہونچا اور اس کا وجود اس کے لئے اتنا مفید اور مبارک ثابت نہیں ہوا جتنا ان کا وجود اور ان کی مساعی۔ واقعہ یہ ہے کہ اس دور کی ترقیات میں (اگر ان کو ترقیات مانا جائے) اصل روح اور اصل فکر و سعی انہی کی کام کرتی رہی ہے اور اس کے نتائج اس طرح نظر کے سامنے ہیں کہ ان سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی۔ میں گذشتہ

مجلس کی رپورٹ میں ان توسیعات و ترقیات کا سرسری خاکہ پیش کر چکا ہوں اس لئے ان کو دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ میں نے پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ ان کا نام پیش کیا تھا۔ اور میرا یہ احساس اب بھی قائم ہے البتہ اس سلسلے میں مجھ کو یہ عرض کرنا ہے کہ آج کے ایجنڈے میں ایک تجویز نائب ناظم کے باتنخواہ مقرر کرنے کی ہے اور اس غرض سے دستور العمل میں ترمیم کی ضرورت ظاہر کی گئی ہے لیکن اب ان شاء اللہ دستور العمل میں ترمیم کی ضرورت نہ پیش آئے گی۔ مولوی معین اللہ صاحب نائب ناظم کا کام حسب دستور اعزازی ہی کریں گے اور اپنے سابق کام یعنی شعبہ تعمیر و ترقی کی ذمہ داری حسب سابق پوری کریں گے۔ اس لئے دستور العمل میں ترمیم کی تجویز کو کالعدم سمجھا جائے۔

ارکان انتظامی کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کرنا ہے کہ ادھر کچھ عرصہ سے مولانا ابو العرفان خاں صاحب ندوی مسلسل اس خواہش کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ ان کو قائم مقام مہتمم دار العلوم کے بار سے سبکدوش کر دیا جائے اور ان کو صرف استاذ دار العلوم کی حیثیت سے اپنی علمی و تدریسی صلاحیتیں صرف کرنے اور دار العلوم کی خدمت کا موقع دیا جائے اور اہتمام کا کام کسی دوسری شخصیت کے سپرد کیا جائے ان کی مخلصانہ اور بڑے وثوق و اصرار کے ساتھ یہ رائے تھی کہ اس سے دار العلوم کے حالات میں خوشگوار تبدیلی اور طبیعتوں میں تازگی اور نشاط پیدا ہوگا۔ میں نے ان کے پیہم اصرار سے مجبور ہو کر اور بعض مصالح کی بنا پر اس کو مناسب سمجھا اور مولانا اسحٰق صاحب ندوی سندیلوی استاذ حدیث دار العلوم سے درخواست کی کہ وہ اس ذمہ داری کو قبول کریں، مولانا تقسیم کے بعد جب مولانا محمد ناظم صاحب ندوی پاکستان منتقل ہوئے کچھ عرصہ تک مہتمم رہ چکے ہیں۔ اور برادر محترم مولانا حکیم ڈاکٹر سید عبد العلی صاحب مرحوم سابق ناظم ندوۃ العلماء ان کے کام سے بہت مطمئن اور ان کی دینداری و احساس ذمہ داری سے بہت مسرور و متاثر رہے۔ مولانا نے باوجود اپنی بڑھتی ہوئی علمی، تحریری و تدریسی مصروفیات کے اس گہرے تعلق و فکرمندی کی بنا پر جو ان کو دار العلوم کے ساتھ ہے اس ذمہ داری کو قبول کیا اور اب وہ تعطیلات گرما کے بعد سے بڑے انہماک کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے اور ان کو بیش از بیش قوت و توفیق عطا فرمائے۔

اس موقع پر ہمارا فرض ہے کہ ہم مولانا ابو العرفان خاں صاحب ندوی کی خدمات کا اعتراف کریں کہ انھوں نے بڑے نازک دور میں سالہا سال اہتمام کے فرائض انجام دیے۔ اس دور کی مشکلات و پیچیدگیوں کا مجھے ذاتی طور پر علم ہے، ان کا خلوص، ان کی اصابت رائے، اپنے رفقاء کار کے ساتھ تعاون کی صلاحیت اور ان کا ایثار تحسین و اعتراف کا مستحق ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ تبدیلی جو کسی بے اعتمادی یا نااہلی کی بنا پر نہیں ہے دار العلوم کے حق میں مفید ثابت ہوگی اور وہ توقعات پوری ہوں گی جو قائم کی گئی ہیں۔

آخر میں آپ حضرات کی زحمت فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہم کو صحیح فیصلوں کی توفیق عطا کرے اور

ہماری رہبری و اعانت فرمائے۔

۴۔ ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء، عہدہ داران ندوۃ العلماء اور ارکان مجلس دار العلوم کے انتخاب کے بارے میں جس قدر رائیں موصول ہوئیں وہ سب جلسہ میں کھولی گئیں اور حسب ذیل ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء عہدہ داران ندوۃ العلماء اور ارکان مجلس دار العلوم کا انتخاب عمل میں آیا اور نائب ناظم کے لئے مولانا معین اللہ صاحب کا اعزازی انتخاب کیا گیا۔

ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء

اتر پردیش (الف) عالم:۔ مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی
مولانا مسعود علی صاحب ندوی
مولانا محب اللہ صاحب لاری ندوی
مولانا محمد اویس صاحب نگرامی ندوی
مولانا محمد منظور صاحب نعمانی
مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی
مولانا امتیاز علی خاں صاحب عرشی
شفاء الملک مولوی حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب
مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ
مولانا قاری محمد طیب صاحب
مولانا سید عبد الغفار صاحب نگرامی ندوی
مولانا قاضی زین العابدین صاحب
مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی
مولانا قاری ودود الحق صاحب ندوی
مولانا سید احمد صاحب اکبرآبادی
مولانا سید صدیق احمد صاحب، باندہ

(ب) دیگر عمائد:۔ منشی اشتیاق علی صاحب علوی
خان بہادر حاجی عبید الرحمٰن خاں صاحب شیروانی
مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی

سید اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ

ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی

الحاج شیخ محمد مستنصر اللہ صاحب

الحاج منت اللہ صاحب لاری

سید مصباح الدین صاحب نقوی

دہلی، راجستھان، مشرقی پنجاب (الف) عالم: مولانا مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی

شفاء الملک حکیم ظہیر احمد صاحب برکاتی

مولانا عبد السلام صاحب قدوائی ندوی

مولانا سید ابوبکر صاحب حسنی

(ب) دیگر عمائد: شفاء الملک حکیم عبد الحمید صاحب مالک ہمدرد دواخانہ دہلی

حاجی محمد صالح صاحب

مغربی بنگال و آسام (الف) عالم: مولانا سید محمد قریش صاحب

مولانا ضیاء الدین احمد صاحب

مولانا سید حمید الدین صاحب

مولانا احمد علی صاحب، بانسکنڈی آسام

(ب) دیگر عمائد: حاجی غلام رسول صاحب

خان بہادر شیخ فضل الٰہی صاحب

بہار (الف) عالم: مولانا عبد الصمد صاحب رحمانی

مولانا حکیم عبد الخبیر صاحب جعفری

مولانا شاہ عون احمد صاحب قادری پٹنہ

مولانا سید منت اللہ صاحب

مولانا مصطفیٰ کریم صاحب ندوی

مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی

(ب) دیگر عمائد: ڈاکٹر سید محمود صاحب

محمد طاہر صاحب پورنیہ

مولانا شاہ غلام حسنین صاحب ندوی

مدراس، کرالا، میسور، آندھرا (الف) عالم:۔ مولانا فضل اللہ صاحب رحمانی حیدرآباد
افضل العلماء مولانا عبد الوہاب صاحب بخاری
مولانا حبیب الرحمن صاحب اردو ہال حیدرآباد
مولانا ابو السعود احمد صاحب
سید خلیل اللہ حسینی صاحب حیدرآباد
(ب) دیگر عمائد:۔ ڈاکٹر عبد الحمید خاں صاحب حیدرآباد
سلیمان سیٹھ صاحب کرالہ
حاجی عبد اللطیف صاحب ممبر مرحینٹ بنگلور

مدھیہ پردیش و اڑیسہ (الف) عالم:۔ مولانا حافظ محمد عمران خاں صاحب ندوی
مولانا قاضی محمد معین اللہ صاحب ندوی
(ب) دیگر عمائد:۔ الحاج اقبال حسین صاحب صدر دینی تعلیمی کانفرنس مدھیہ پردیش۔ بھوپال

بمبئی، گجرات، کاٹھیاوار اور مہاراشٹر (الف) عالم:۔ پروفیسر مولوی سید نجیب اشرف صاحب ندوی
مولانا عظیم الدین منادی صاحب
مولوی غلام محمد صاحب خطیب جامع مسجد بمبئی
مولوی غلام محمد صاحب زرگت ترکیسر ضلع سورت
(ب) دیگر عمائد:۔ سید شہاب الدین صاحب دسنوی۔ بمبئی۔
حاجی علاء الدین صاحب بمبئی۔

عہدہ داران ندوۃ العلماء

ناظم ندوۃ العلماء:۔ مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی
نائب ناظم ندوۃ العلماء:۔ مولانا قاضی محمد معین اللہ صاحب ندوی
معتمد دار العلوم:۔ مولانا سید ابو الحسن علی صاحب ندوی
معتمد مال ندوۃ العلماء:۔ سید مصباح الدین صاحب نقوی

ارکان مجلس دارالعلوم

(الف) عالم:- مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی
مولانا حافظ محمد عمران خاں صاحب ندوی
مولانا محمد منظور صاحب نعمانی
مولانا شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی
مولانا محب اللہ صاحب لاری ندوی
مہتمم صاحب دارالعلوم

(ب) دیگر عمائد:- سید مصباح الدین صاحب نقوی
سید اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ
شفاء الملک مولوی حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب

۵. اسٹیٹ بنک آف انڈیا لکھنؤ میں ندوۃ العلماء اور اس کے دیگر اکاؤنٹس سے چیکوں کا روپیہ جناب مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی، جناب مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، جناب سید اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ اور جناب الحاج منشی محمد احترام علی صاحب مرحوم میں سے کسی دو کے دستخطوں سے برآمد ہوتا تھا اب چونکہ جناب الحاج منشی محمد احترام علی صاحب مرحوم انتقال فرما گئے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور دستخط کنندگان میں مزید ناموں کے اضافہ کی ضرورت ہے اس لئے بلحاظ قواعد بنک تجاویز ذیل منظوری کیلئے پیش ہوئیں اور اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) ندوۃ العلماء اور اس کے دیگر اکاؤنٹس اسٹیٹ بنک آف انڈیا لکھنؤ میں کھلے ہوئے ہیں اور آئندہ بھی اگر جدید اکاؤنٹس کے کھولنے کی ضرورت ہو تو اسٹیٹ بنک آف انڈیا لکھنؤ میں کھولے جائیں اور بنک کے قواعد وضوابط کی پابندی کی جاوے۔

(۲) ندوۃ العلماء اور اس کے دیگر اکاؤنٹس کی طرف سے جناب مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی جناب مولانا محمد منظور صاحب نعمانی جناب مولانا محمد معین اللہ صاحب ندوی جناب سید اصغر حسین صاحب ایڈوکیٹ اور جناب سید مصباح الدین صاحب نقوی میں سے کسی دو رکن کے دستخطوں سے چیک جاری کئے جائیں اور بنک سے ان کا روپیہ برآمد کیا جاتے

(۳) ندوۃ العلماء اور اس کے دیگر اکاؤنٹس کو ملنے والی رقوم کے چیک یا بل وغیرہ ارکان متذکرہ دفعہ ۲، مذکورہ بالا میں سے کسی ایک رکن کے دستخط سے درآمد و برآمد بنک ہوا کریں۔

(۴) بنک سے متعلق مذکورہ بالا تجویزوں کی نقل ناظم (سکریٹری) ندوۃ العلماء کے دستخط سے مع نمونہ دستخط ارکان ندوۃ العلماء متذکرہ دفعہ (۲) مذکورہ بالا بنک کو بھیجی جاوے۔

حسب تجویز سید اصغر حسین صاحب ــــــ یہ طے پایا کہ ناظم صاحب ندوۃ العلماء نائب ناظم کے لئے کوئی الاؤنس مقرر فرمادیں جو اس عہدہ کے لئے مناسب ہو۔

سابقہ تجاویز میں مجلس نے یہ منظور کیا تھا کہ ناظم صاحب ندوۃ العلماء کو ایک باتنخواہ شخصی معاون (پرسنل اسسٹنٹ) دیا جائے۔ ناظم صاحب نے شخصی معاون (پرسنل اسسٹنٹ) تو مقرر فرمایا مگر اس کی تنخواہ برآمد نہیں کرائی اس لئے یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ ابتک کی تنخواہ ندوہ سے ادا کی جا دے اور آئندہ بھی ندوہ ہی سے شخصی معاون (پرسنل اسسٹنٹ) کی تنخواہ برآمد ہوا کرے

جناب صدر نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ اراکین بیرون ہند کے انتخاب پر ہر جلسہ سے غور کرکے رپورٹ پیش کیجائے اور ناظم صاحب ندوۃ العلماء دستور العمل کی رعایت کرتے ہوئے اس پر کارروائی کریں۔ جلسہ نے جناب صدر کی اس تجویز کو منظور کیا۔

صدر کے شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا۔

(دستخط) عبد الماجد

صدر جلسہ